Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱/ -

یوم: جمعہ ۸ ر رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۴ ر امان ۱۳۳۴ ہش ۴ ر مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

بازو کی حس میں خفیف سا فرق ہے عام طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۲ ر مارچ ۵ بجے شام۔ آج دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اور بے چینی بھی کم رہی بعد دوپہر بلڈ پریشر ۱۲۲ تھا اور ٹمپریچر ۹۹۔

۳ ر مارچ ۱۱ بجے قبل دوپہر۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی عام طبیعت صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ بازو کی حسوں میں خفیف سا فرق معلوم ہوتا ہے اس وقت بلڈ پریشر ۱۲۴/۸۴ ہے اور ٹمپریچر ۹۸ ہے۔

احباب حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سلامتی کونسل اسرائیل کے خلاف مصری شکایت پر جمعہ کو غور کریگی

مصالحتی کمیشن آج رات اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کردیگا

نیویارک ۳ ر مارچ۔ پیر کی رات کو غازہ ریلوے اسٹیشن کے قریب مصری چوکی پر اسرائیل نے جو حملہ کیا تھا اس کے خلاف مصری شکایت پر غور کرنے کے لئے کل سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس حملے میں ۳۸ مصری ہلاک ہوئے تھے۔ جمعہ کے روز اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کل اقوام متحدہ میں مصری نمائندے اور صدر سلامتی کونسل میں ملاقات کے بعد ہوا انہوں نے کہا سلامتی کونسل کا اجلاس جمعہ کے روز منعقد کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ مصالحتی کمیشن کو رپورٹ مکمل کرنے کے لئے وقت مل جائے۔ صدر سلامتی کونسل نے بتایا کہ کمیشن کی رپورٹ مجھے آج رات مل جائے گی۔ کل اسرائیل کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا کہ اگر مصر یہ کہتا ہے کہ مصر اور اسرائیل کے درمیان حالت جنگ ابھی تک قائم چلی آرہی ہے تو اسے اس کا نتیجہ بھی بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کل رات مصری کابینہ نے اسرائیلی حملوں سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا۔ منگل کو یہودیوں نے ایک اور مصری چوکی پر گولیاں چلائیں۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کل غازہ میں دس ہزار مہاجر عربوں نے یہودیوں کے حملوں کے خلاف احتجاج میں اقوام متحدہ کے امدادی مرکز کو گھیر لیا اور اس کے بعض حصوں کو آگ لگا دی صورت حال پر قابو پانے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے سات آدمی زخمی ہو گئے۔ غازہ کے علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے تحت اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ اس پر بدستور قائم ہے اور وہ اسرائیل کے حملوں کی روک تھام کے لئے اپنی فوجیں بھیجنے کے لئے تیار ہے۔

روسی وزیروں کی برطرفی

ماسکو ۳ ر مارچ۔ روس میں دو اور وزیروں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان میں کوئلے کی صنعت کے وزیر اور سرکاری فارموں کے وزیر شامل ہیں

آندھرا انتخابات کے نتائج

نئی دہلی ۳ ر مارچ۔ کل شام آندھرا کے عام انتخابات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ۱۹۸ نشستوں میں سے متحدہ کانگریس پارٹی کو ۱۴۵ نشستیں ملی ہیں۔ دوسری پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی ۱۵، انڈی پنڈنٹ ۸ اور کمیونسٹ ۱۲۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان تجارت بڑھانے کی تجاویز

کراچی ۳ ر مارچ۔ مرکزی حکومت مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان تجارت بڑھانے کے سلسلے میں بعض اور تجویزوں پر غور کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک قومی جہازران کارپوریشن کا قیام بھی شامل ہے ملک کے دونوں حصوں کے درمیان تجارتی صورت حال کا جو تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں دونوں حصوں کے درمیان تجارت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ چنانچہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۴۳ کروڑ ۸ لاکھ روپے کی تجارت ہوئی۔ حکومت کی نگاہ میں اس میں مزید اضافے کی گنجائش ہے۔

ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں مغربی طاقتیں روس سے بہت آگے ہیں

پریس کانفرنس میں صدر آئزن ہاور کا اعلان!!

واشنگٹن ۳ ر مارچ۔ کل یہاں صدر آئزن ہاور نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ مغربی طاقتیں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں روس سے بہت آگے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا ان کی یہ سبقت کب تک برقرار رہے گی۔ اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مغربی طاقتیں کتنی آگے ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ایٹمی طاقت کے لحاظ سے روس سے آگے ہونے کے باوجود امریکہ خود کبھی جارحانہ حملہ نہیں کرے گا۔ اور ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہے گا۔ کہ دنیا میں امن و سلامتی اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

* کراچی ۳ ر مارچ۔ بیرونی امداد کے امریکی ادارے کے صدر مسٹر ہیرلڈ سٹیسن آج وزیر اعظم اور وزیر خزانہ سے ملیں گے

ترکی یونان اور یوگوسلاویہ کے درمیان معاہدہ

انقرہ ۳ ر مارچ۔ ترکی، یونان اور یوگوسلاویہ کے درمیان بلقان اسمبلی قائم کرنے کے متعلق ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ میں تحریک مذمت نامنظور ہو گئی

لندن ۳ ر مارچ۔ کل برطانوی دارالعوام میں وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے دفاع پر بحث کے دوران اعلان کیا کہ میں اب بھی اس بات کے لئے تیار ہوں کہ معاہدات پیرس کے بعد متنازعہ فیہ مسائل کے بارے میں روس کے ساتھ گفت و شنید کی جائے۔ انہوں نے کہا یہ بات چیت بڑی طاقتوں کے وزراء اعظم یا وزراء خارجہ کے درمیان ہو سکتی ہے۔ دارالعوام میں حکومت کی دفاعی پالیسی کے خلاف حزب اختلاف کی تحریک مذمت ۳۰۳ کے مقابلے میں ۲۷۶ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۵ء

عمل کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اسی مقصد کے پیش نظر قائم ہوئی ہے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ غیر اسلامی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

اگرچہ جماعت کی بساط کے مطابق یہ کام جو ہو رہا ہے بہت ہے مگر اتنا نہیں جتنا کہ ہونا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ جلسہ کی تقریروں اور خطبات جمعہ میں جماعت کو اس طرف خاص طور پر بار بار توجہ دلائی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آجکل اس طرف خاص توجہ اور فکر مبذول فرما رہے ہیں۔ ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے اس سال تحریک جدید کے وعدوں میں بھی تاخیر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وعدوں کی تاریخ سر پر آگئی۔ مگر وعدے پچھلے سال سے بھی کم پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبات میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

اس سے عقلی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پر ان دنوں خاص طور پر افکار و ہموم کا غیر معمولی بوجھ پڑ رہا ہے۔ جس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت پر اثر ڈالا ہے۔ اور حضور پر بیماری کا اچانک حملہ ہوا جس نے تمام جماعت کو بے قرار کر دیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے پسپا تو ہو گیا ہے۔ مگر ڈاکٹروں کی یہی رائے ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مکمل ذہنی اور جسمانی آرام ملنا چاہیئے۔ ڈاکٹروں کی رائے صحیح ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مکمل ذہنی آرام حاصل ہونا چاہیئے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ذہنی آرام اسی وقت صحیح معنوں میں مل سکتا ہے۔ جب ان کے دل سے تفکرات کا غیر معمولی بوجھ اتر جائے۔

بے شک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہیں۔ اور وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور اس نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں۔ تو یہ جو ابتلا ہم پر آیا ہے۔ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انتباہ ہے۔ تا کہ ہم اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف پورے جوش اور پورے انہماک کے ساتھ متوجہ ہوں۔ ہمارے صدقات اور دعائیں بے شک پر اثر ہیں۔ اور ہماری محبت کا اظہار کرتی ہیں۔ مگر ان کے ساتھ ہمارا عمل ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

پسماندہ ممالک کو امریکی امداد

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور نے ایک خاص بیان میں جو انہوں نے تعلقات خارجہ کی خاص کمیٹی میں ۱۴ فروری کو واشنگٹن (امریکہ) میں دیا کہا ہے۔

"آزاد دنیا کو بین الاقوامی اشتراکیت کا خطرہ نہ ہونے کی صورت میں بھی پسماندہ ملکوں کو امریکہ کی فنی امداد امریکہ کے قومی مفاد میں ہوگی۔"

مسٹر ہوور نے اس امر کی نشان دہی کرائی کہ "اشتراکی خطرہ موجود ہے۔ اور ...... کمیونسٹ ایجنٹ پسماندہ ملکوں کے لوگوں سے اقتصادی بہتری کے جھوٹے وعدے کرکے انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں ...... کہ کمیونسٹوں کی طرف سے مستقبل کی بہتر زندگی کے وعدہ کے برعکس امریکہ کی فنی امداد کا پروگرام زمانہ حال میں ہی قابل دید ترقی کا آغاز کر رہا ہے۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرقی ممالک میں اشتراکی روس کو جو نفوذ حاصل ہو رہا ہے۔ اس کا سبب ان ممالک کی پسماندگی ہے۔ اور یہ پسماندگی اگرچہ زیادہ حد تک خود ان ممالک کے رہنے والوں کی بے حسی اور [illegible] کی وجہ سے ہے۔ مگر اس کے اسباب میں مغربی اقوام کی حرص کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ جنہوں نے یہاں کے زرخیز علاقوں کی پیداوار اپنے قبضہ میں کر رکھی ہے۔ اور ملک کے حقیقی مالکوں کو اکثر قلیوں اور مزدوروں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہوا ہے۔

برطانیہ، ہسپانیہ، فرانس، ہالینڈ اور بلجیم کئی صدیوں سے ایشیا اور افریقہ میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کئے ہوئے ہے۔ اور انتہائی خود غرضی کے ساتھ ان ممالک کے باشندوں کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ اب ان میں پست درجے کا احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر خود ان مغربی اقوام میں ایک دوسرے سے حسد کی وجہ سے ناچاقیاں پیدا نہ ہوتیں۔ اور دو عالمگیر جنگیں اس کی وجہ سے رونما نہ ہوتیں۔ اور ان اقوام کو ایشیائی اور افریقی فوجوں کی ضرورت نہ پڑتی۔ تو آخر الذکر اقوام میں جو بیداری پیدا ہوئی ہے۔ وہ کبھی عملی صورت اختیار نہ کرتیں اور روس کے خوش آئند اشتراکی اصول ان کو متاثر نہ کرتے۔

روس بے شک ان ممالک کی پسماندگی سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس نے جو اصول ان پسماندہ اقوام کے سامنے رکھے ہیں۔ وہ خواہ تجربہ کی کسوٹی پر غلط ہی ثابت ہوں۔ مگر وہ ان کے لئے دلاویزی ضرور رکھتے ہیں۔ پرولتاریہ یعنی مزدوروں اور محنت پیشہ طبقوں کو برسر حکومت لانے اور سرمایہ داروں کو نیچا دکھانے کا نظریہ بظاہر ایسے لوگوں کے لئے جو بے نواؤں کی زندگی بسر کرتے ہیں مقبولیت کی سند رکھتا ہے اور اس طرح روس بغیر گرم جنگ کے ان ممالک میں کامیاب ہو رہا ہے۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کے مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوتا ہے کہ امریکہ اس حقیقت کو محسوس کرتا ہے۔ اور وہ ان پسماندہ اقوام کو مدد دے کر روس کے پروپیگنڈا کو گویا بے اثر بنانا چاہتا ہے۔ مگر اس میں امریکہ کو چاہیئے کہ مغربی اقوام کی طرح محض اپنے مفاد کی خاطر ایسا نہ کرے۔ اور امداد کے بہانے سے ان اقوام کو اپنی زنجیروں میں جکڑ دینے کی کوشش نہ کرے۔ اور انسانی سطح پر ان کی آزادی کو قائم رکھے۔ اور جو ممالک مغربی اقوام کے چنگل میں آئی ہوئی ہیں۔ ان سے انہیں آزاد کرائے۔ ورنہ امریکہ کی موجودہ پالیسی بھی روس کے مقابل میں کما حقہ کامیاب نہ ہو سکے گی۔

دوسری مگر نہایت اہم بات جو اس ضمن میں ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے۔ وہ خود امریکہ میں اخلاقی احیاء ہے۔ جب تک امریکہ میں اخلاقی احیاء نہ ہوگا۔ محض مادی امداد خواہ کسی قسم کی ہو ان اقوام میں خود اعتمادی اور امریکہ کی نیک خواہشات پر حسن ظنی پیدا نہیں کر سکتی۔ روس کی یورش کی بنیاد ایک نظریاتی پروگرام پر ہے۔ جو سراسر مادی ہے۔ اور امریکی مادی نظریات سے زیادہ زود اثر ہے۔ کیونکہ دنیا میں سرمایہ داروں کی تعداد مزدوروں کی نسبت بہت کم ہے۔ اور خواہ مزدوروں کو کتنی ہی سہولتیں دی جائیں۔ وہ سرمایہ داروں کے تعیش کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے جب تک دولت مند اور غریب دونوں اپنی خواہشات کی تکمیل میں کسی اخلاقی اصول کے پابند نہ ہوں باہم توازن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور معاشرہ میں اطمینان کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔

موجودہ عیسائیت یورپ کا اخلاقی معیار قائم رکھنے میں آج سخت ناکام نظر آتی ہے۔ چونکہ موجودہ عیسائیت کے اخلاقی نظام کے پیچھے خیالی رسومات ہیں۔ اور موجودہ ذہنی ترقی یافتہ انسان ان سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یورپ میں ان بنیادوں پر اخلاق کا احیاء اب ناممکن ہے۔ اس وقت وہ اخلاقی نظام کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس کے پیچھے ایسی ٹھوس حقیقت ہو۔ جو موجودہ انسان کی عقل کو اپیل کر سکے۔ ایسا نظام صرف دین اسلام ہی پیش کرتا ہے۔

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس رنگ میں کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس مد میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا۔ کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی۔ تمام لائبریریوں کو بھیجی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں مبلغ ہوں۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں۔ وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

یوم الحج

قریب آ رہا ہے۔ ذی استطاعت احباب توجہ فرمائیں۔ خود فریضہ حج بجا لائیں یا حج بدل کروائیں۔ (مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسئلہ رہن کے متعلق چند مفید معلومات

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین

(۱)

معاملات میں سے رہن کا مسئلہ ایسا پیچیدہ ہے کہ اس کے بہت سے افادی پہلو گوناگوں پیچیدگیوں میں ہی کھو کر رہ گئے ہیں۔ ایک طرف تو علماء کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اس کی اصطلاحات کے چکر میں ہی پھنسے پڑے ہیں اور دوسری طرف عوام کا یہ حال ہے۔ کہ انہوں نے اس کی تفصیلات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے جادۂ اعتدال سے ہٹ کر اس کو تجارت کا ایک ذریعہ بنا لیا۔ اور پھر اپنی مقصد برآری کے لئے اس میں ایسے ایسے پیوند لگائے۔ کہ عام تجارت اور اس قسم کی تجارت میں صرف اتنا فرق باقی رہ گیا۔ جتنا جائز کاروبار اور سودی کاروبار میں ہوتا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے رہن کے کاروبار کو تجارت کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو اس قسم کے کاروبار کی وجہ سے اپنی تجارتی ساکھ کھو بیٹھے ہیں۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کے قرض میں دب گئے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر بھر کی کمائی ہوئی پونجی اس کاروبار کی نذر کر دی۔ اور بالآخر منافع تو درکنار اصل پونجی سے بھی محروم ہو کر رہ گئے۔

اس مضمون میں میں یہ کوشش کروں گا کہ مسئلہ رہن اور اس سے متعلقہ امور کو آسان طریق پر بیان کروں۔ اور اس کے نقصان دہ پہلوؤں کو اس کے مفید پہلوؤں سے جدا کر کے دکھاؤں۔

اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسئلہ رہن کے فروعات میں مختلف فقہاء نے الگ الگ مسلک اختیار کیا ہے۔ میں نے قرآن مجید۔ سنت رسول اللہ اور خلفائے راشدین کے عمل کی روشنی میں کسی ایک پہلو کو ترجیح دی ہے۔ اور اختیار کردہ پہلو کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کو میری ذاتی تحقیق کی حیثیت سے دیکھیں۔ کیونکہ کسی مسئلہ میں ذاتی تحقیق پیش کرنے کا تو ہر شخص کو حق حاصل ہے لیکن اس کا خیال دوسروں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس غرض کے لئے مکرم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ یا مجلس افتاء کی طرف رجوع کیا جائے۔

رہن کے تین اجزاء

رہن کے لئے تین اجزاء کا پایا جانا بنیادی طور پر ضروری ہے

اول۔ وہ شخص جو اپنی جائداد کسی کے پاس رہن رکھتا ہے۔ اس کو فقہی اصطلاح میں راہن کہتے ہیں۔

دوم۔ وہ شخص جو کسی سے اس کی جائداد بطور رہن کے اپنے قبضہ میں لیتا ہے۔ اس کو فقہی اصطلاح میں مرتہن کہتے ہیں۔

سوم۔ وہ جائداد جو بطور رہن کے راہن مرتہن کے سپرد کرتا ہے۔ اسکو جائداد مرہونہ کہتے ہیں

یہ جائداد بطور رہن کے کیوں رکھی جاتی ہے۔؟ یہ ایک عام فہم بات ہے زید کو کچھ روپیہ بطور قرض درکار ہے۔ بکر کے پاس روپیہ تو ہے۔ وہ دے بھی سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ یقین نہیں کہ زید اسے یہ روپیہ ادا کرے گا یا نہیں۔ بکر کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ تمہارا روپیہ بالکل محفوظ ہے۔ اور مقررہ وقت پر بالضرور ادا ہو جائے گا۔ زید بطور ضمانت کے اپنی ایک جائداد بکر کے قبضہ میں دیتا ہے۔ اور اسے یہ اختیار دیتا ہے۔ کہ اگر میں مقررہ مدت تک تمہارا روپیہ ادا نہ کروں۔ تو تمہیں یہ اختیار ہو گا۔ کہ میری اس جائداد کو فروخت کر کے قرض کی رقم وصول کر لو۔ اور باقی رقم میرے حوالہ کر دو۔۔ یہ معاہدہ عام کاروباری اور فقہی اصطلاح میں رہن کہلاتا ہے۔

شرائط رہن

رہن کے لئے یہ اولین شرط ہے۔ کہ رہن باقبضہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ جائداد مرہونہ مرتہن کے قبضہ میں اس امر کی ضمانت ہے کہ اس کا قرض اسے ضرور مل جائے گا۔ اور اگر راہن وقت مقررہ پر قرض کی رقم ادا نہ کرے گا۔ تو مرتہن اس جائداد کو فروخت کر کے اپنا قرض وصول کر لے گا۔ اگر بالفرض رہن کے لئے قبضہ شرط نہ ہو تو رہن کا کچھ فائدہ نہیں رہتا۔ اور جائداد مرہونہ اس امر کی ضمانت نہیں ہو سکتی کہ وہ قرض کی ادائیگی کے لئے کافی ہے۔ قرآن مجید سے قطعی طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ رہن باقبضہ ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وان کنتم علیٰ سفر ولم تجدوا کاتباً فرھٰنٌ مقبوضۃٌ یعنی اگر تم سفر کی حالت میں ہو۔ اور کسی کو کچھ رقم بطور قرض ادا کرو۔ اور اس وقت کوئی کاتب نہ مل سکے۔ جو اس قرض کی تحریر لکھ سکے۔ تو اس صورت میں تم رہن باقبضہ لے لو۔ تاکہ تمہارا روپیہ محفوظ ہو جائے۔ اور قرض کی ادائیگی یقینی ہو جائے۔

اس آیت سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرض کے متعلق بعض احکام بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ (۱) جب تم قرض دو تو اس میں ادائیگی کی مدت مقرر کر لیا کرو۔ (۲) قرض کی رقم اور ادائیگی کی مدت کے متعلق ایک تحریر ہو جائے۔ تاکہ کوئی فریق انکار نہ کر سکے۔ (۳) اس تحریر میں دو مرد گواہ اپنی گواہی ثبت کریں۔ کہ ان کے سامنے اس قدر رقم بطور قرض دی گئی۔ اور ادائیگی کی فلاں مدت مقرر کی گئی۔ (۴) اگر دو مرد بطور گواہ کے میسر نہ آ سکیں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ رکھ لی جائیں۔ کیونکہ عورتوں کی یادداشت کمزور ہوتی ہے۔ تاکہ اگر ایک بھول جائے۔ تو دوسری اسے یاد کرا دے۔

قرض کے متعلق اتنی احتیاطیں بیان کرنے کے بعد مزید احتیاط یہ بیان کی۔ کہ اگر تم سفر کی حالت میں کسی کو کچھ رقم قرض دو۔ اور تحریر کرنے کے لئے کاتب میسر نہ آ سکے۔ تو اس صورت میں تم مقروض کو کہو۔ کہ وہ کوئی چیز تمہارے پاس بطور رہن کے رکھ دے۔ اور تمہیں اس چیز کا مکمل قبضہ دے دے۔ تاکہ تحریر نہ کرنے کی وجہ سے جو نقص اس میں رہ گیا ہے۔ وہ رہن باقبضہ کی وجہ سے پورا ہو جائے۔ تا اگر وہ بعد میں قرض کی رقم سے انکار کرے۔ یا ادائیگی میں لیت و لعل کرے۔ تو تم اس کی مرہونہ چیز فروخت کر کے اپنا قرض پورا کر لو۔ اس آیت کا سیاق اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ قرضہ دیتے وقت قرضخواہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امر کا پورا پورا انتظام کر لے کہ کسی وجہ سے بھی اس کی رقم ضائع نہ ہو۔ خصوصاً جبکہ سفر کی حالت ہو۔ کسی کو کچھ رقم بطور قرض دی جا رہی ہو۔ اور رہن باقبضہ نہ ہو۔ تو یقیناً اس صورت میں اس رقم کے ضائع ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوں گے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس منشا کے خلاف ہو گا۔ جس کے ماتحت اس نے ہر قسم کی احتیاط کا حکم فرمایا ہے۔ پس یہ قرینہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ایسی صورت میں تو رہن بلا قبضہ کسی حالت میں بھی جائز نہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے رہن باقبضہ کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اگر مقروض قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرے گا تو مرتہن کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ اس جائداد مرہونہ کو فروخت کر کے اپنا قرض وصول کر لے۔

دوسرا فائدہ رہن باقبضہ کا یہ ہے کہ اگر مقروض فوت ہو جائے۔ اور اس کے کئی قرضخواہ ہوں۔ تو اس کی جائداد میں سے سب سے پہلے اس کے قرضے ادا کئے جائیں گے۔ لیکن اگر اس کی جائداد کی مالیت کی نسبت اس کے قرضوں کی رقم زیادہ ہو۔ تو اس صورت میں اس کی جائداد فروخت کر کے حصہ رسدی اس کے قرضخواہوں میں تقسیم کر دی جائیگی اور ان کو کہا جائے گا۔ کہ چونکہ مرحوم کی جائداد قرضوں کی رقم کی متحمل نہیں ہو سکی۔ اس لئے سب قرضخواہ اس نقصان کو حصہ رسدی برداشت کریں۔

لیکن ایسے موقعہ پر وہ مرتہن جس کے پاس اپنے قرضہ کے عوض میں مرحوم کی کچھ جائداد رہن باقبضہ ہو گی۔ اس کو سب قرضخواہوں پر ترجیح حاصل ہو گی۔ اور اسے کہا جائے گا۔ کہ پہلے تم اس جائداد کو فروخت کر کے اپنا قرضہ پورا کر لو۔ اور فاضل رقم واپس کر دو چنانچہ وہ فاضل رقم اور دیگر جائداد باقی قرضخواہوں میں حصہ رسدی تقسیم کر دی جائے گی۔ اس صورت میں تو مرتہن کو تو اپنا قرض پورا پورا مل جائے گا۔ لیکن دوسرے قرضخواہوں کو پوری رقم نہ مل سکے گی پس اگر رہن کے لئے باقبضہ کی شرط نہ ہو۔ تو اس صورت میں اس شخص کو بھی دیگر قرضخواہوں کے ساتھ اسی نسبت سے نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ جتنا دوسروں کو اٹھانا پڑے گا۔

رہن باقبضہ کے متعلق قرآن مجید کے پیش کردہ استشہاد کے علاوہ اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش کرتا ہوں۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت معینہ تک کچھ غلہ خریدا اور ضمانت کے طور پر اپنی زرہ بطور رہن رکھی۔ ایک روایت کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تک وہ زرہ اس یہودی کے پاس رہی۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں قرض کی ادائیگی کر کے اسے چھڑا نہ سکے۔" (بخاری۔ مسلم)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رہن باقبضہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر رہن بالکل ایک مذاق کا رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ اور قرضخواہ کو نقصان پہنچنے کا بہت زیادہ اندیشہ ہے غالباً میرے اس زور دینے پر کہ رہن باقبضہ ہونا چاہیئے۔ اکثر دوستوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہو گا۔ کہ یہ کونسی ایسی بات ہے جس پر زور دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ تو ایسی بات ہے جو اتنی عام فہم ہے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ رہن باقبضہ ہونا چاہیئے۔ لیکن شائد اکثر دوستوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارے جن سادہ مزاج دوستوں کو مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے معاملات میں اس کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ اس لئے بالآخر ان کو نقصان اٹھانا پڑا۔

جب میں نے یہ کہا ہے۔ کہ رہن میں قبضہ شرط ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کوئی جائیداد رہن لینے یا رہن دینے سے قبل یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا وہ جائیداد اس قسم کی ہے کہ اس پر مرتہن مکمل اور آزادانہ قبضہ کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر وہ جائیداد اس قسم کی ہو۔ کہ اس میں کئی حصہ دار شریک ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ اس پر مرتہن اس وقت تک مکمل قبضہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک راہن کو خود اپنے حصہ پر مکمل قبضہ حاصل نہ ہو۔ اس لئے اس صورت میں راہن کو کہا جائیگا۔ کہ پہلے تم اس جائیداد کو اپنے شرکاء سے تقسیم کر کے خود قبضہ حاصل کر لو۔ پھر مجھے اس کا قبضہ دے دو۔

اس طرح اگر راہن اپنے ایک مکان میں سے صرف ایک کمرہ بطور رہن رکھتا ہے۔ لیکن وہ کمرہ اس قسم کا ہے۔ کہ باہر کی طرف اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اور مرتہن اس سے اس وقت تک فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ راہن سے اجازت حاصل کر کے مکان کے بڑے دروازہ سے اندر داخل نہ ہو۔ اب ظاہر ہے۔ کہ مرتہن اس کمرہ سے آزادانہ رنگ میں فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے مرتہن کو چاہیئے۔ کہ وہ راہن کو کہے۔ کہ یا تو وہ اسے ایسا کمرہ رہن کرے۔ جس کا باہر کی طرف دروازہ ہو۔ یا وہ اسی کمرہ کو باہر کی طرف دروازہ نکلوا کر دے۔

اسی طرح اگر راہن یہ کہے۔ کہ میں اپنے مکان کی چھت رہن رکھتا ہوں۔ یا اپنے کارخانہ کے ایک انجن کا ایک پہیہ رہن رکھتا ہوں۔ یا کارخانہ کی مشینری کا فلاں حصہ رہن رکھتا ہوں۔ اور واقعہ یہ ہو کہ مشینری کا وہ حصہ منفردانہ حیثیت سے کچھ کام نہ آ سکتا ہو۔ جب تک اسے اصل مشینری کے ساتھ فٹ نہ کر دیا جائے۔ اس لئے راہن اسے الگ کر کے دینے کو تیار نہ ہو۔ تو ان سب صورتوں میں یہ رہن با قبضہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قبضہ کا تقاضا تو یہ ہے کہ مرتہن اس جائیداد سے منفردانہ حیثیت سے بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہو۔ اور اسے یہ فائدہ حاصل کرنے کا مکمل اختیار بھی ہو۔ اسی طرح اگر راہن یہ شرط لگاتا ہے کہ میں یہ جائداد تمہارے پاس رہن تو رکھتا ہوں۔ لیکن اس کو استعمال میں خود ہی کروں گا۔ اور اس کے عوض میں تمہیں اس قدر منافع دیتا رہوں گا۔ تو یہ رہن بھی با قبضہ نہیں ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ جو رہن با قبضہ نہ ہوگا۔ شرعی حیثیت سے وہ رہن فاسد ہے۔ اس صورت میں قرضخواہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس وقت کا انتظار کرتا رہے۔ جبکہ وہ اس قرضہ کی رقم سے بھی اسی طرح محروم ہو جائے۔ جیسا کہ وہ اپنی بے احتیاطی کی وجہ سے جائیداد مرہونہ پر قبضہ حاصل کرنے سے محروم ہو چکا ہے۔

قبضہ کی شرعی اصل تو وہی ہے۔ جو میں نے قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں بیان کی ہے۔ البتہ قبضہ کی مختلف صورتیں مختلف فقہاء بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک صحیح قبضہ وہی ہے۔ جس کے بعد مرتہن اس میں آزادانہ تصرف کر سکے۔ اور اس میں کسی قسم کی روکاوٹ پیش نہ آسکے۔

امام ابن حزم بھی قبضہ کی وہی صورت بیان کرتے ہیں۔ جو میں نے بیان کی ہے۔ امام صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

وصفة القبض فی الرھن وغیرہ ھو ان یطلق یدہ علیه فما کان مما ینقل نقله الی نفسه وما کان مما لا ینقل کالدور والارضین اطلقت یدہ علی ضبطه کما یفعل فی البیع (محلی ابن حزم جلد ۸ صفحہ ۸۹)

یعنی رہن وغیرہ میں قبضہ کی صورت یہ ہوگی کہ قبضہ کرنے والا اس میں آزادی کے ساتھ تصرف کر سکے۔ اس طرح وہ اشیاء جو منقول ہیں ان کو حسب منشا اپنے پاس لیجا سکے اور وہ اشیاء جو غیر منقول ہیں جیسے مکان اور زمین وغیرہ ان کی حفاظت اور نگرانی کے سلسلہ میں اسے مکمل آزادی ہو۔ جیسا کہ مشتری خرید شدہ چیز میں خریدنے کے بعد تصرف کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو بھی اس قسم کی تمام سہولتیں میسر ہونی چاہئیں۔

دوسری شرط رہن کی یہ ہے۔ کہ رہن میں ادائیگی قرض کی مدت مقرر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر ادائیگی قرض میں غیر معین عرصہ تک ٹال مٹول کرنے کا امکان ہے۔ اگر مدت مقرر ہو اور قبضہ مکمل ہو تو مقررہ مدت گزرنے کے بعد مرتہن آسانی کے ساتھ جائیداد مرہونہ کو فروخت کر کے اپنا قرض وصول کر سکتا ہے۔ بخلاف اس کے اگر مدت مقرر نہ ہو۔ اور قبضہ بھی حاصل نہ ہو۔ تو اس صورت میں مقروض جب تک چاہے۔ قرض ادا کرنے میں تاخیر کر سکتا ہے۔ اور قرضخواہ کو یہ اختیار نہ ہوگا۔ کہ اس کی جائیداد فروخت کر سکے۔ کیونکہ وہ اس کے قبضہ سے باہر ہے۔

اجل مقررہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت بروایت حضرت عائشہ صدیقہؓ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اشتری من یھودی طعاما الی اجل ورھنه درعه (مسلم بخاری)

کہ آپؐ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ خرید (اور ایک معین مدت تک اس کی قیمت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور اس کی تسلی کے لیے اپنی زرہ اس کے پاس بطور رہن رکھی۔

تیسری شرط رہن کی یہ ہے۔ کہ رہن قرض کے عوض میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رہن کسی چیز کی ضمانت کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ اور ضمانت قرض کی ہی ہو سکتی ہے۔ یہ قرض خواہ بیع کی خرید و فروخت کے ضمن میں ہو۔ خواہ روپے کی ادائیگی کی صورت میں یا بدل خلع مہر یا ضمان غصب وغیرہ کی صورت میں ہو۔ بہرحال رہن سے قبل راہن کسی وجہ سے مرتہن کا مقروض ہوتا ہے۔ اور مرتہن اپنے قرضہ کی ادائیگی کی تسلی چاہتا ہے۔ جس پر راہن کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی کوئی جائیداد رہن رکھے۔ چنانچہ اس کے متعلق ابن نجیم لکھتے ہیں

الرھن لا یجوز الا بالدین لانه ھو حق امکن استیفاءہ من الدین لعدم تعینه ..... ولا یجوز الرھن بھا الا اذا کانت مضمونة بنفسھا کالمغصوب والمھر وبدل الخلع وبدل الصلح من دم العمد لان الموجب الاصلی فیھا المثل او القیمة۔ (بحر الرائق جلد ۸ صفحہ ۲۳۲)

رہن صرف قرضہ کے عوض میں جائز ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے قرضہ کی وصولی کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ اور بصورت دیگر یہ یقین نہیں ہوتا۔ کہ قرضہ کب اور کس طرح ادا ہوگا۔ اور رہن اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ کسی قرضہ کی ضمانت نہ ہو۔ خواہ وہ ضمانت کسی غصب شدہ چیز کی واپسی کی ہو یا حق مہر کی ادائیگی یا بدل خلع کی ادائیگی کی یا قتل عمد کے عوض میں دیت کی رقم کی۔ کیونکہ ان صورتوں میں یا تو اصل چیز واپس کرنا ضروری ہے۔ جیسے شئی مغصوبہ اور یا اس کی مثل یا اس کی قیمت۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ ثابت ہے۔ کہ رہن صرف مجبوری کی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ جبکہ قرضخواہ اپنے قرضہ کی رقم کی ضمانت طلب کرتا ہے۔ تو مقروض کو مجبوراً اپنی جائیداد اس کے پاس رہن رکھنا پڑتی ہے۔ ورنہ اپنی ذات میں رہن رکھنے میں کوئی مادی کشش نہیں پائی جاتی۔ اور یہ امر بھی بدیہی الثبوت ہے۔ کہ کسی کو قرضہ دینے میں بھی کوئی مادی کشش نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ ایک تو قرضہ دینے میں قرضخواہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ دوم قرضہ کی رقم کے ضائع ہو جانے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

اس نفسیاتی تجزیہ کے بعد یہ کہنا پڑے گا۔ کہ جب کبھی ایسا وقت آ جائے۔ کہ قرضہ دینے والا اپنا روپیہ لیکر قرضہ لینے والوں کی تلاش میں پھرے اور رہن دینے والا رہن لینے والوں کی تلاش میں پھرے اس وقت یقیناً یہ ماننا پڑے گا کہ قرضہ دینے والے اس قرضہ میں کشش کے بعض اسباب پیدا کر لئے ہیں اور رہن دینے والے نے اس رہن میں بھی کشش کے بعض اسباب پیدا کر لئے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں بغور مطالعہ کیا جائے گا۔ تو یقیناً یہ ثابت ہوگا۔ کہ یہ کشش بعض شرعی حدبندیوں کو پھاندنے کی وجہ سے پیدا کی گئی ہے۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جس کام میں شرعی حدبندیوں کو پھاندا جائے گا۔ اس کام میں سوائے خسران اور ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

میرے نزدیک رائج الوقت رہن میں بھی بعض عناصر ایسے شامل ہو چکے ہیں۔ جن کی موجودگی ایک طرف قرض اور دوسری طرف رہن کے مفاد کے بالکل خلاف ہے۔ قرضخواہ نے اپنے قرض میں اور راہن نے اپنے رہن میں بعض ایسی شرائط شامل کر لی ہیں۔ جن کی وجہ سے ہر دو کی ہیئت ترکیبی بدل چکی ہے۔ یہ تبدیلیاں کیا ہیں؟ اور ان کے کیا مضر اثرات ہیں؟ اس کا ذکر میں آئندہ بعض عنوانات کے ضمن میں کروں گا۔ (باقی)

اعلان دار القضاء

بمقدمہ مسمات کلثوم صاحبہ بنام خاوند خود مستری عبدالستار صاحب بابت خلع فیصلہ قاضی صاحب اول کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عبدالستار صاحب نے اپیل کی تھی۔ جو ۲۴ر فروری ۱۹۶۳ء کو حضور نے خارج فرما دی ہے۔ اور فیصلہ اول بحال رکھا ہے۔ چونکہ مستری عبدالستار صاحب اپنے دیئے ہوئے پتے پر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔

(ناظم دار القضاء)

ملتان شہر کے دوستوں کی اطلاع کیلئے

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ملتان شہر میں روزنامہ الفضل کا پرچہ محمد زکریا صاحب اندرون بوہڑ گیٹ دکان ۵۱ ملتان شہر سے حاصل کریں۔ (مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

(۱) حکیم علی حسن صاحب عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ محمد حسن مہاجر چک ۹۸ سرگودھا۔

(۲) میری دو لڑکیاں میٹرک اور مڈل کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ حکیم سید بیر احمد سیالکوٹ

(۳) خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد ادریس صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار چوہدری محمد اسماعیل ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

احباب جماعت کا فرض

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر فالج کے حملہ کی اطلاع ملتے ہی تمام احباب اپنی اپنی جگہ اجتماعی اور انفرادی طور پر دعاؤں اور صدقات میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور فالج کا جو کچھ اثر ابھی باقی ہے اسے بھی اپنے فضل سے جلد دور فرما کر حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

دعا اور صدقات تو احباب کر ہی رہے ہیں لیکن میں ایک اور نہایت ضروری امر کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر واقعی ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر ہے اور ہم صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر حضور کو اپنے سروں پر سلامت دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی غفلتوں کو دور کر کے حضور کے تمام ارشادات پر پوری طرح عمل کرنے کا عزم کر لینا چاہیئے۔ اس وقت حضور کی عمر ۷۷ سال ہو چکی ہے۔ اس عمر میں انسانی قویٰ اور دماغ سکون کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس عمر میں اگر ہموم اور فکر و غم انسانی دماغ کی شریانوں پر جو پہلے ہی متاثر ہو چکی ہوتی ہیں۔ دباؤ ڈال دیں تو انسانی بلڈ پریشر بھی اپنی اصلی حالت سے تجاوز کر جاتا ہے۔ جیسا کہ احباب جماعت نے اخبار میں پڑھا ہوگا۔ کہ حضور کا بلڈ پریشر ۱۲۰ کی بجائے ۲۰۰ ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں حضور کے دماغ کی شریانوں کا وہ حصہ جو تھک چکا ہے اسے صدمہ پہنچا۔ اور بنتیجہ عارضی فالج کے رنگ میں جسم پر نمودار ہوا۔ گو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ یہ حملہ حضور پر چند گھنٹے ہی رہا۔ اور اب بہت تھوڑا اثر حملہ کا باقی رہ گیا ہے۔ اور اس طرح سے حضرت مسیح موعودؑ کی اس مقبول دعا نے اپنا معجزانہ اثر دکھایا۔ جو حضور نے اس طرح فرمائی تھی۔ ؎

دکھ دور سے دل حزیں ہے جاں درد سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے
ہر غم سے دور رکھنا تو رب العالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے دردوں کو ٹالتا ہے
کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ڈاکٹر پیرزادہ صاحب جو لاہور کے چوٹی کے فزیشنوں میں سے ہیں۔ انھوں نے حضور کے معائنہ کے بعد مجوزہ دوائیوں کے علاوہ علاج کے طور پر یہ بھی فرمایا۔ کہ حضور کامل طور پر آرام فرمائیں اور دماغ کو ظاہری پریشانیوں اور کوفت سے بچائیں میرے نزدیک اگر جماعت اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کرے۔ تو حضور بڑی حد تک ان پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں

جب حضور جماعت کی کوتاہیوں اور غفلتوں پر اطلاع پاتے ہیں۔ تو حضور کے ہموم اور غم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے حضور کے بلڈ پریشر میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ سب سے پہلے تو میں جماعت کے تمام ذمہ وار عہدیداران کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ حضرت امیر المومنین کے منشاء کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرماویں۔ کہ حضور کو کسی قسم کی دماغی کوفت نہ ہو تاکہ حضور جب اپنے منشاء کے مطابق کام کو سر انجام شدہ پاویں تو بشاشت محسوس کریں۔

میری دوسری درخواست تمام احباب جماعت سے ہے کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے صحیح رنگ میں عہدہ بر آ ہوں اور ہر ایک فرد جماعت اس مالی جہاد میں پوری طرح سے حصہ لے۔ جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور اپنے تحریک جدید کے نفلی چندوں میں بھی حقہ شامل ہو کر قرب الٰہی میں ترقی کریں۔ اور تقویٰ کی ان باریک راہوں پر جن کا مطالبہ حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت اور کشتی نوح میں وضاحت سے بیان فرمایا ہے گامزن ہو کر حضرت امیر المومنین کی خوشنودی کا موجب بنیں۔ اور اس دماغی کوفت اور ہم اور غم سے جو حضور کے دماغ پر حاوی رہتی ہے۔ حضور کو اس سے محفوظ رکھیں۔ استغفار اور دعاؤں پر زور دیں۔ اور حضور کی کامل صحت کے لئے باقاعدگی سے دعاؤں میں مشغول رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہم لوگوں پر عرصہ دراز تک رکھے۔ حضور کی تازہ تحریک کے ماتحت میں ریٹائر شدہ تجربہ کار مخلص احباب سے اور اسی طرح تعلیم یافتہ نوجوانوں سے بھی درخواست کروں گا۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقف زندگی کے لئے اپنے آپ کو پیش فرماویں۔ تاکہ حضور بہترین افراد کو انتخاب کرنے کے بعد سلسلہ کا کام ان کے سپرد کر سکیں۔ اور اپنی ذمہ داری کو ہلکا محسوس کریں۔

بالآخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعا پر اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ ؎

(چوتھے کالم پر)

حضرت چوہدری باغ دین صاحب مرحوم و مغفور کی یاد میں

از مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مزنگ روڈ لاہور

ہر انسان کو بشری کمالات سے ایک جیسا حصہ نہیں ملتا۔ انسانی استعدادیں اکتساب اور ماحولی اثرات سے بھی متاثر ہوتی ہیں اور فطری بھی ہوتی ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب موصوف کو میں نے اپنے بچپن سے دیکھا اور مطالعہ کیا۔ یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے۔ کہ آپ کو قدرت ایزدی نے غیر معمولی استعدادوں سے اور خاص صلاحیتوں سے حصۂ وافر عطا کیا تھا۔ وہ اپنے اندر ایسی قابلیتیں اور خصائل رکھتے تھے کہ ان کو بلا مبالغہ ایک مثالی انسان کہا جا سکتا ہے۔ حیرت آتی ہے کہ ایک گاؤں میں پیدا ہونے والا اور صرف پرائمری تک تعلیم رکھنے والا زمیندار کس قدر معاملہ فہم مدبر اور متانت کا اعلیٰ نمونہ تھا۔

آپ کی طبیعت میں انتہائی انکسار اور عجز تھا۔ نہایت رقیق القلب تھے اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان روحانی فیض سے صحیح معنوں میں تربیت یافتہ ہونے کا زندگی بھر عملی نمونہ پیش کرنے والے بہت کم افراد میں شمار کئے جانے کے قابل تھے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس پر کامل یقین کا بہترین نمونہ آپ نے پیش کیا۔ بعض دفعہ انتہائی پریشانیوں سے بھی دو چار ہونا پڑا۔ لیکن خداداد وقار اور وجاہت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ دشمنوں اور کینے دشمنوں سے بھی باوقار اور مدبرانہ برتاؤ رکھتے تھے۔ اور غریبوں کی دستگیری محض رضائے الٰہی کے لئے اور اپنی قلبی کیفیت کے ماتحت کرتے تھے۔

یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ ایسے بہترین انسان جماعت احمدیہ میں کم ملتے ہیں۔ آپ نے ساری عمر پابندی صوم صلوٰۃ کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں تہجد بھی پڑھا کرتے اور تمام ارکان اسلام کا صحیح معنوں میں احترام کرنا آپ کی طبیعت بن چکا تھا۔ قلبی صفائی کے ساتھ آپ کی بدنی صفائی ضرب المثل تھی جب سے ہم نے ہوش سنبھالا۔ محترم چوہدری صاحب کو وسمہ استعمال کرتے دیکھا۔ لیکن ساری عمر سر کے بالوں اور داڑھی کو مدت کی طرح سیاہ پایا۔ اور سفر و حضر میں نہایت پاکیزہ صاف ستھرے اور مخصوص وضعداری کے لباس میں ملبوس دیکھا۔ آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ چک ۵۳۸ ضلع منٹگمری میں گذارا

بعض چوہدریوں کی طرح جاہ طلبی تکبر اور نخوت آپ کی طبیعت میں بالکل نہ تھا اور چودھراہٹ" کا خمار کبھی اس نیک فطرت اور باکمال انسان پر اثر انداز نہ ہوا آپ نے انسانی مساوات کا عملی سبق زندگی بھر پیش کیا۔ اور تبلیغ احمدیت کا والہانہ جوش ہمیشہ ان کے دل میں موجزن تھا۔ تفقہ و دیگر کتب سلسلہ پڑھنے کا عشق اپنے اندر رکھتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی۔ کہ آپ ادبی اعتبار سے بہت اچھی اردو لکھ سکتے تھے۔ اور خوشنویس تھے۔ غرض ہر بات ہر کردار اور ہر شعبہ زندگی میں صفائی، نظافت اور نجیبانہ کمال حاصل تھا۔ ایسے باپ کا وجود اولاد کے لئے کتنا باعث افتخار ہے بشرطیکہ اس کے نقش قدم پر چل کر اپنے اندر وہی کمالات و اطوار پیدا کر کے دکھائے

محترم چوہدری صاحب کو حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم و مغفور آف کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ کی پاکیزہ صحبت کا کافی شرف حاصل تھا۔ جو تبحر علمی کے لحاظ سے عظیم الشان فاضل تھے۔ کچھ اس کا نتیجہ تھا۔ اور کچھ ذاتی استعداد کے باعث محترم چوہدری صاحب جدید علوم اور فلسفیانہ نظریات کو بخوبی سمجھتے اور سمجھا سکتے تھے۔ آپ نے احمدیت کو علیٰ وجہ البصیرت سمجھا اور قبول کیا تھا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بے مثال اور قابل رشک محبت بلکہ عشق تھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کر کے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں اور صدقات

قلعہ شیخوپورہ

بذریعہ تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر پہنچی۔ اسی وقت تمام جماعت کو اطلاع دی گئی اور نماز ظہر کے وقت تمام دوستوں نے مل کر اجتماعی دعا کی۔ نیز دو عدد بکرے ذبح کر کے گوشت غریبوں کو تقسیم کیا گیا۔ شافی کل حضور کو صحت کامل بخشے آمین

حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ

مین بازار قلعہ شیخوپورہ

جہلم

۲۶ [illegible] رات گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر بذریعہ تار موصول ہوئی۔ اسی وقت دوستوں کو اطلاع کر دی گئی۔ صبح ۵ بجے تمام احباب و بچے مسجد میں جمع ہو گئے اور اجتماعی دعا میں شریک ہوئے۔ صدقہ کیلئے اسی وقت چندہ جمع کیا گیا۔ علی الصبح ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ بذریعہ ٹیلیفون حضور کی صحت معلوم کی گئی۔ پھر چار بجے تار موصول ہوئے پر کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بروبصحت ہیں۔ حزیں دلوں کو کچھ ڈھارس ہوئی۔

کل مردوں اور عورتوں نے مزید چندہ بڑے صدقہ جمع کیا۔ آج کھانا پکا کر مساکین و غرباء کو کھلایا گیا اور تقسیم کیا گیا

۲۷ فروری کو مغرب کی نماز میں تمام احباب التزام سے مسجد میں حاضر ہوئے اور پُر درد دل سے اپنے پیارے امام کی صحت کیلئے گڑگڑا کر رب العزت کے حضور دعائیں کیں کہ حضور کا سایہ شفقت تادیر ہم بیکسوں کے سروں پر قائم رکھیں آمین

(مولوی) عبد الغنی $\frac{D}{219}$ باغ محلہ جہلم شہر (امیر جماعت احمدیہ)

ننکانہ صاحب

مؤرخہ ۲۷/۲/۵۵ کی شام کے ساڑھے آٹھ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ فوراً ہی حضور کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی گئی اور مورخہ ۲۸ فروری کو جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب نے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کر دیا۔ محمد علی نجومی

قائمقام زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

سیالکوٹ

جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر بیماری کے حملہ کی خبر پہنچی۔ اس عاجز نے ہمراہ سید مبارک احمد صاحب۔ خلیفہ عبد العزیز صاحب تمام احباب محلہ کے گھروں میں جا کر درخواست دعا و صدقہ کی تحریک کی۔ چنانچہ صدقہ اکٹھا کر کے ایک بکرا اکرم حکیم سید پیر احمد صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے ذبح کروا کر غرباء میں تقسیم کرنے کے علاوہ نقدی کی صورت میں بھی غرباء کو تقسیم کی گئی۔ دعائیں جاری ہیں کہ اللہ تبارک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین عبد الرشید

سیکرٹری جماعت احمدیہ محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

کوہاٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی خبر سن کر جماعت احمدیہ کوہاٹ نے اجتماعی طور پر حضور پر نور کی درازیٔ عمر اور صحت و عافیت کیلئے نہایت الحاح کے ساتھ دعا کی اور [illegible] بطور صدقہ دئیے گئے اور تمام جماعت نے سوموار کا روزہ بھی رکھا اور اسی طرح جمعرات کا روزہ بھی رکھا جائے گا اور ہر روز افطاری کے وقت دعا کی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

عبد المالک چوہدری انجمن احمدیہ کوہاٹ سرحد

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۲/۲/۵۵ بروز جمعہ برادرم قاضی برکت اللہ قریشی متعلم ایم اے فائنل کا نکاح سرور ناز قریشی متعلمہ بی اے فائنل دختر پیر عبد القدوس سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ جناب چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھا۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اس رشتہ کو طرفین اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نوٹ سرور ناز قریشی صاحبہ پیر عبد القدوس صاحب کی صاحبزادی ہیں

خاکسار قاضی حمید اللہ [illegible] لاہور

تحریک حج کی طرف سے حج پر بھجوانے کیلئے موزوں دوست کا انتخاب

ہونے والا ہے۔ جو اراکین امسال جانے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ فوراً خاکسار کو اپنے نام عمر و صحت کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ (شبیر احمد مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے بھائی چوہدری ہدایت اللہ خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد پہلا [illegible] عطا فرمایا ہے۔ احباب سے زچہ و بچہ کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مسعود احمد سوہاوی دفتر وصیت ربوہ

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ "امانت تحریک جدید" میں رکھوائیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر جو کہ الہامی ہے پر عمل کر کے ثواب الدنیا والآخرۃ حاصل کریں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔۔۔۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش ہے اور خدمت دینی بھی ہے" (حضرت امیر المومنین)

نوٹ:۔ احباب امانت تحریک جدید میں روپیہ بھیجتے وقت امانت تحریک جدید لکھا کریں۔ ذاتی وغیرہ لفظ نہ لکھا کریں۔ (افسر امانت)

ترسیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

جملہ احباب و سیکرٹریان مال انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے کہ مرکز میں ہر قسم کی رقوم ارسال کرتے ہوئے ان کی پوری تفصیل ساتھ تحریر فرما دیا کریں۔ تاکہ اس کے مطابق یہ رقوم داخل خزانہ ہو کر صحیح حساب میں درج ہو جایا کریں۔ (ناظر بیت المال)

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سندھ مطلع رہیں

دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے آجکل مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سندھ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اپنے دورہ میں وہ وصولی چندہ جات خدام الاحمدیہ کا کام بھی کریں گے۔ اور مجالس کی تربیت بھی کریں گے جن مجالس میں وہ جائیں وہاں کے خدام ان سے تعاون کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

کوئٹہ کے تمام احباب بخیریت ہیں

کوئٹہ سے باہر کے بہت سے احباب نے زلزلہ کے بعد خطوط اور تاروں کے ذریعہ احمدی احباب کی خیریت دریافت فرمائی ہے۔ میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ ان احباب کو فرداً فرداً اطلاع کر دی گئی ہے۔ تاہم اور دوست بھی یقیناً کوئٹہ کے احمدی احباب کی خیریت کی خبر سننے کے متمنی ہوں گے لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ احباب نے زلزلہ کی شدت اور عام نقصانات کا اندازہ تو ان خبروں سے لگا ہی لیا ہوگا جو اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ جہاں تک احباب جماعت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب خیریت سے ہیں۔ کسی کو کوئی جانی نقصان نہیں پہنچا۔ مالی نقصان بھی بہت کم ہوا ہے۔ کچھ تھوڑا سا نقصان چیزوں کے گر کر ٹوٹنے سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اتنے شدید زلزلہ سے اس نے ہر طرح محفوظ رکھا۔ سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہر نقصان سے بچائے۔ نیز اس علاقہ کے تمام اہل بیان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور تمام آفتوں اور بلاؤں سے بچائے۔ آمین۔ (میاں بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ (بلوچستان))

جماعت احمدیہ احمد نگر کی طرف سے اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کے اعزاز میں دعوت طعام

جامعہ احمدیہ احمد نگر کے ربوہ منتقل ہونے کے موقعہ پر ۲۳ فروری کو جماعت احمدیہ احمد نگر نے وسیع پیمانے پر ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ جس میں اساتذہ و طلباء جامعہ کے علاوہ بعض دوسرے معززین بھی مدعو کئے گئے۔ اس موقعہ پر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد نگر حکیم محمد عبد اللہ صاحب کے علاوہ بابو فقیر علی صاحب ابو البشیر احمد صاحب قادیانی نے تقریریں کیں۔ مولانا ابو العطاء صاحب نے جماعت احمد نگر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب چونکہ جامعہ کے یہاں سے جانے پر ایک خلا پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کو اپنے عمل سے اس خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اساتذہ کی طرف سے جماعت احمد نگر کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کے متعلق مستحسن جذبات کا اظہار کیا۔

طلباء کی طرف سے مسعود احمد صاحب جہلمی زعیم حلقہ ہوسٹل نے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(فضل الرحمٰن نعیم سیکرٹری بزم جامعہ ربوہ)

پاکستان امن عالم کیلئے نمایاں اور مؤثر طور پر کام کر رہا ہے

موجودہ حالات میں کسی کیلئے بھی غیر جانبدار رہنا ناممکن ہے

وزیر اعظم پاکستان کی نشری تقریر کا بقیہ حصّہ

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے یکم مارچ کو کراچی سے جو ماہانہ تقریر نشر کی اس کا ایک حصّہ کل شائع ہو چکا ہے۔ باقی حصّہ آج درج ذیل کیا جاتا ہے :-

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا کہ متروکہ املاک سے مہاجرین کو زیادہ سے زیادہ حصّہ دیا جائے گا اور مرکزی حکومت اس کا ایسا انتظام کرے گی کہ متروکہ املاک عمارت سے آئے ہوئے بے خانماں مہاجرین میں انصاف کے مطابق مستقل طور پر تقسیم ہو سکے اور ان کو معاوضہ دینے کی سکیم پر مناسب طور پر عمل درآمد ہو سکے۔

طبّی امداد

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا کہ ملک میں طبّی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے حال ہی میں امریکہ کے ساتھ تین معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں جن کے تحت پاکستان میں وبائی بیماریوں تپ دق۔ ہیضے اور ملیریا کی روک تھام کے لئے زیادہ سہولتیں مہیا ہو سکیں گی اور پاکستانی ڈاکٹروں اور نرسوں کو امریکی صحت کے تشیر تربیت دیں گے۔ یہ معاہدے ۱۱ کروڑ کی امریکی اقتصادی امداد کا حصہ ہیں۔ ان معاہدوں سے پاکستان میں صحت عامہ کی ترقی میں کافی مدد ملے گی۔

خارجہ پالیسی

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان دنیا میں امن قائم رکھنے کا تہیہ کر چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے حال ہی میں ترکیہ کے ساتھ دوستی کا ایک معاہدہ کیا ہے اور دیگر دفاعی تنظیموں میں عملی طور پر حصہ لے رہا ہے۔ کیونکہ ہماری جغرافیائی حالت کے پیش نظر ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی آزادی عزت اور سالمیت کے بقا کے لئے مضبوط تر ہوں۔ موجودہ حالات میں نہ صرف ہمارے لئے بلکہ کسی بھی ملک کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ غیر جانبدار رہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب ملک فوجی و اقتصادی طور پر مضبوط ہو اس پر کسی کو حملہ کی تاب نہیں ہو سکتی۔ لیکن کمزور پر حملہ آور ہمیشہ للچائی ہوئی نظریں ڈالتے ہیں اور اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان کی آزادی کو سلب کر کے انہیں غلام بنا لیا جائے

پاکستان نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ دیگر ممالک سے بھی اخوت اور برادری کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر بنا رہا ہے۔ اس کا واضح ثبوت دیگر ممالک کے ساتھ ہمارے برادرانہ معاہدہ سے ملتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان امن عالم کیلئے نمایاں اور مؤثر طور پر کام کر رہا ہے۔ اور موجودہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمی امن کے لئے پاکستان کو ایک اہم سیاسی سرگرم رکن کی حیثیت سے کام کرنا ہے۔

ہمارا سب سے بڑا مقصد اپنی آزادی عزت اور سالمیت کو برقرار رکھنا ہے اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم فوجی اعتبار سے کافی مضبوط ہوں ہم متعدد بار یہ واضح کر چکے ہیں کہ ہمارے عزائم قطعاً جارحانہ نہیں ہیں اور میں ایک بار پھر آپ کو نمائندہ کی حیثیت سے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے عزائم جارحانہ نہیں بلکہ ہم جارحانہ عزائم کے سراسر خلاف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ دیگر امن پسند ملکوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تاکہ دنیا میں ہر چھوٹا بڑا ملک اپنی آزادی اور عزت کی حفاظت کر سکے۔

دولت مشترکہ

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں میں نے آپ کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ یہ کانفرنس ہر سال ہوتی ہے۔ اس مرتبہ یہ کانفرنس ۸ فروری کو ختم ہو گئی۔

اس میں بین الاقوامی مسائل پر غور کیا گیا۔ میں نے اس میں واضح کیا کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کے ممالک کی آزادی اور ان کے مشترک مسائل میں دلچسپی رکھتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ میں نے دیکھا کہ جو وزرائے اعظم مشرق وسطےٰ سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ بھی ہمارے ہم خیال ہیں۔ میں نے ارکان کو بتایا کہ مشرق وسطےٰ کی امن و سلامتی کے لئے جو طریقہ کار بھی اختیار کیا جائے گا۔ پاکستان اس میں نمایاں حصہ لینے پر مستعد ہے۔ مجھے امید ہے کہ کانفرنس میں جو تجاویز منظور کی گئی ہیں ان سے عملی درآمد سے عالمی امن کے قیام میں کافی مدد ملے گی۔

جمہوریہ پاکستان

وزیر اعظم نے کہا کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں میں نے یہ واضح طور پر بتایا کہ پاکستان جمہوریہ بننے کے بعد بھی دولت مشترکہ میں شریک رہنا چاہتا ہے۔ ہم پاکستان میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ خود ہمیں اپنے طرز زندگی کے مطابق اور قومی اعتبار سے اپنا آئین مرتب کرنا ہے اور دولت مشترکہ نے ہمیں اس کی منظوری بھی دیدی ہے۔ میری تقریر کے بعد دوسرے دن دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا جس میں پاکستان کے جمہوریہ بننے اور دولت مشترکہ میں رہنے پر تمام وزرائے اعظم نے خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔

پاکستان خاموش تماشائی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتا۔ اس کا ہمیشہ سے یہ مقصد رہا ہے۔ کہ امن عالم کے لئے پوری طاقت کے ساتھ کام کیا جائے۔ اور یہ کام صرف اجتماعی طور پر ہی ہو سکتا ہے۔ اسی لئے پاکستان نے امریکہ ترکیہ کے ساتھ معاہدے کئے ہیں۔ اور سیٹو میں شمولیت بھی بخوشی منظور کی ہے۔ پاکستان اجتماعی عمل اتحاد و اتفاق سے بین الاقوامی دفاعی معاملات میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور بین الاقوامی مسائل کو پر امن طریقہ سے طے کرانے کا حامی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اقوام متحدہ کے چارٹر کی بخوشی تصدیق کی ہے۔

سیٹو کانفرنس

جنوب مشرقی دفاعی ادارے کی تنظیم کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ میں نے اس میں آپ کے نمائندے کی حیثیت سے پچھلے ہفتہ بنکاک کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ معاہدہ آٹھ ممالک آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ فلپائن اور پاکستان کے درمیان منیلا میں ہوا تھا۔ اس میں دفاعی معاہدے کو عملی شکل دینے پر غور کیا گیا۔ اور تمام شرکاء میرے ہم خیال تھے۔ کہ ہر چھوٹے اور بڑے ملک کی آزادی اور عزت کی حفاظت کی جائے۔ مجھے نہایت خوشی ہے۔ کہ سیٹو کی گفتگو نہایت کامیاب رہی ہے۔ اور میں نے وہاں یہ زور دیا۔ کہ سیٹو میں شریک ممبر ممالک کی نہ صرف فوجی طاقت مضبوط کی جائے۔ بلکہ انہیں اقتصادی طور پر بھی مضبوط کیا جائے۔

میں اس وقت یہ اچھی طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اپنی آزادی اور سالمیت کی بقا کے لئے ہر اس ملک کے ساتھ معاہدے کرنے کے حامی ہیں۔ جو ہمارے مسائل میں دلچسپی رکھتا ہے ہم اپنی خود مختاری پر کسی قسم کا کوئی حرف نہیں آنے دیں گے۔ عالمی امن اس وقت نہایت خطرے میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ تمام امن پسند ممالک اجتماعی طور پر امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

آج سے دو سو سال پیشتر حالات بالکل مختلف تھے۔ لیکن اب گذشتہ تیس سال سے حالات بہت بدل گئے ہیں۔ اور اب اگر دنیا کے کسی کونے میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی آگ تمام علاقوں میں پھیل سکتی ہے۔ ہم ہمیشہ سے جمہوریت کی قدر کرتے ہیں۔ فوجی اور اقتصادی طور پر مضبوط ہو جانے کے بعد ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں نظریاتی انتشار پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے نہ صرف ہمیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ بلکہ روحانی طور پر بھی ہمیں مضبوط رہنا چاہیئے۔

مہمانوں کی آمد :- پاکستان میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ گذشتہ بارہ مہینوں میں یہ تیسرا موقع ہے۔ کہ کسی اسلامی مملکت کا سربراہ پاکستان کے دورے پر آیا ہے۔ گذشتہ مہینے کا سب سے اہم واقعہ صدر ترکیہ کا دورۂ پاکستان ہے۔ وہ پاکستان میں دس روز قیام کے بعد واپس ترکیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سے پاکستان اور ترکی کے درمیان تاریخی رشتے مزید استوار ہو گئے ہیں۔ اور پاکستان کا بیرونی ممالک میں وقار بہت بلند ہو گیا ہے۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ چند دنوں تک یعنی ۵ مارچ کو ہمارے ایک اور معزز مہمان شرق اردن کے شاہ حسین تشریف لا رہے ہیں۔ جو پاکستان میں ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔ ان کے ہمراہ ان کی والدہ محترمہ بھی ہوں گی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پاکستانی عوام نے جس گرمجوشی سے جلالۃ الملک [illegible] کا خیر مقدم کیا ہے۔ اسی گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ ان معزز مہمانوں کا بھی استقبال کریں گے۔ پاکستان کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے۔ کہ اسلامی ممالک کے ساتھ اپنے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کو مزید استوار کیا جائے۔ اور وہ اس پالیسی پر گامزن ہے۔

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۴۱۳۶ مسماۃ امینہ بی بی بیوہ چودھری سلطان احمد صاحب قوم وینس عمر ۵۰ سال بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بذریعہ جیب خرچ فرزندان حقیقی سے بیس روپے ماہانہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد امینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سلطان احمد موصی ۶۷۷۶ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی ہمشیرہ کو پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عزیز کا نام ظفر احمد رکھا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار لطف الرحمٰن ناظر
دفتر تعمیر ربوہ

حضور ایدہ اللہ کی عیادت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں سے

احباب کرام کی ربوہ میں آمد

پاکستان اور بیرون پاکستان سے جماعتی نمائندوں۔ فون اور تاروں کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خیریت دریافت کرنے اور صحت کے متعلق تفصیلی رپورٹ حاصل کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۵ء کو جو احباب ربوہ تشریف لائے اور جن کی طرف سے تاریں وغیرہ موصول ہوئیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

عیادت کیلئے تشریف لانیوالے احباب

(۱) فیض احمد صاحب چک نمبر ۹۷ سرگودھا
(۲) نواب خانصاحب بھیسدہ ضلع کیمل پور
(۳) عبدالسلام صاحب ظافر چک ۶۴/۴-R ضلع منٹگمری۔
(۴) ملی محمد صاحب میاں چنوں
(۵) ملک حبیب الرحمن صاحب ڈی۔ آئی ڈیرہ غازیخاں
(۶) مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں
(۷) محمد غوث صاحب فارسی چنیوٹ
(۸) ماسٹر چراغ دین صاحب پیرو چک سیالکوٹ
(۹) غلام قادر صاحب ساکنہ شادیوال۔ درویش قادیان
(۱۰) عبدالرحمن خانصاحب منیجر نفیس الیکٹریکل کمپنی لاہور۔
(۱۱) چودھری محمد حسین صاحب گھٹیالوی ازراہ وفد

تاریں دینے والے احباب

(۱) قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور
(۲) پیر صلاح الدین صاحب، امۃ اللہ صاحبہ مظفر گڑھ
(۳) امیر صاحب جماعت کمیلا (ڈھاکہ)
(۴) صوفی محمد رفیع صاحب سکھر۔
(۵) قریشی محمد یوسف صاحب ترکی ضلع جہلم۔
(۶) چودھری عبدالغنی صاحب جھنگ۔
(۷) سیٹھ شاہ محمد صاحب جاکرتا
(۸) حسن زینب صاحبہ چٹاگانگ
(۹) عبدالغفار صاحب نوشہرو فیروز حیدرآباد سندھ۔
(۱۰) مرزا اعظم بیگ صاحب حیدرآباد سندھ
(۱۱) رشید احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
(۱۲) محمد رفیع صاحب سکھر۔
(۱۳) ملک عمر دین محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں۔
(۱۴) مصلح الدین صاحب سعدی چٹاگانگ۔
(۱۵) ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ
(۱۶) مرزا منظور احمد صاحب گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسماعیل خاں
(۱۷) نواب اکبر یار جنگ حیدرآباد دکن۔
(۱۸) مرزا مبشر احمد صاحب و آصفہ صاحبہ کوہاٹ
(۱۹) پریذیڈنٹ صاحب بدوملی ضلع سیالکوٹ
(۲۰) ڈاکٹر احمد دین صاحب کراچی۔
(۲۱) مرزا رشید احمد صاحب کراچی۔
(۲۲) مرزا اکمل بیگ صاحب کراچی۔
(۲۳) لفٹیننٹ شہزاد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
(۲۴) میجر بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔
(۲۵) چودھری عنایت اللہ صاحب بہاولپور۔
(۲۶) تلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ۔
(۲۷) ثاقب صاحب زیروی لاہور۔
(۲۸) بشیر احمد صاحب زیروی لاہور
(۲۹) مبارک احمد صاحب ایبٹ آباد۔
(۳۰) عبدالمومن صاحب کراچی۔
(۳۱) چودھری غلام قادر صاحب اوکاڑہ۔
(۳۲) جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔
(۳۳) فضل الرحمن صاحب سانگھڑ۔
(۳۴) محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ
(۳۵) چودھری عبدالستار صاحب لاہور۔
(۳۶) ظہور احمد صاحب کالور کوٹ۔
(۳۷) حسی نیازی صاحب لاہور۔
(۳۸) زرینہ صاحبہ لاہور۔
(۳۹) سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن۔
(۴۰) محمد شریف صاحب پتوکی۔
(۴۱) پریذیڈنٹ صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ
(۴۲) چودھری محمود نصر اللہ خانصاحب ڈسکہ
(۴۳) چودھری محمد حسین صاحب ریس۔ ڈی۔ او شہداد پور سندھ
(۴۴) احمدیان کورٹ قیصرانی۔ تونسہ۔

محمد نواز صاحب ملک نے راولپنڈی سے فون پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت دریافت فرمائی۔

دستور ساز اسمبلی عوام کی نمائندہ نہیں رہی تھی (ایڈووکیٹ جنرل)

فیڈرل کورٹ میں دستوریہ کے متعلق اپیل کی سماعت کا دوسرا دن

لاہور ۳ مارچ۔ فیڈرل کورٹ کے روبرو سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی سماعت کے دوسرے دن ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے متعلق گورنر جنرل کے اختیارات پر بحث کرتے ہوئے مزید کہا۔ کہ دستوریہ کی حیثیت غیر نمائندہ ہو گئی تھی۔ اور اس نے عوام کی خواہش کے خلاف کام شروع کر دیا تھا۔ اس لئے گورنر جنرل نے اپنے مخصوص استحقاق کا استعمال کرتے ہوئے اسے توڑ دیا۔ اس ایگزیکٹو اور سیاسی نوعیت کے اقدام کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ عوام کی برتری قائم کی جائے۔ کل سارا دن ایڈووکیٹ جنرل اس "قانونی نکتہ" پر بحث کرتے رہے۔ آپ کے دلائل ابھی جاری تھے۔ کہ سماعت کل صبح تک ملتوی کر دی گئی۔

گورنر جنرل کے اختیارات پر بحث سے قبل مسٹر جسٹس کارنیلیس نے ایڈووکیٹ جنرل کی توجہ دستوریہ کے وضع کردہ قوانین کے لئے گورنر جنرل کی منظوری کے مسئلہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا۔ کہ قانون آزادیٔ ہند کی دفعہ ۶ کے ماتحت دفعہ ۳ کے تحت دستوریہ عام قانون سے بالا ہے۔

ایڈووکیٹ جنرل:۔ جناب والا! دستوریہ ایک آئین کی پابند تھی۔ برطانوی پارلیمنٹ ہماری دستوریہ سے زیادہ خود مختار و برتر ہے۔ لیکن برطانوی پارلیمنٹ کے قوانین کے لئے بھی بادشاہ کی منظوری ضروری ہے۔

دستوریہ توڑنے کا اقدام

ایڈووکیٹ جنرل نے دستوریہ توڑنے کے جواز میں دلائل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ شاہ برطانیہ کو انگلستان کے عام قانون کے تحت پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کرنے برخاست کرنے یا اسے توڑنے کا حق حاصل ہے۔ اور اس مخصوص استحقاق کا دائرہ اثر برطانوی جزائر سے باہر نوآبادیات اور کامن ویلتھ کے رکن ممالک تک ہے۔ آپ نے اس موقف کی تائید میں متعدد حوالے پیش کئے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ قانون آزادیٔ ہند بہت عجلت میں وضع کیا گیا تھا۔ اس لئے گورنر جنرل کے مخصوص استحقاق کا واضح طور پر ذکر نہیں ہوا۔ البتہ دفعہ ۵ میں گورنر جنرل کو بادشاہ کا نمائندہ قرار دیا گیا ہے۔ اس حیثیت سے گورنر جنرل کو ان کے مخصوص استحقاق سے صرف واضح قانون کے ذریعہ محروم کیا جا سکتا ہے۔ اگر قانون میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے۔ تو مطلب یہی ہے۔ کہ گورنر جنرل شاہ برطانیہ کی طرح مخصوص اختیارات کے حامل ہیں۔ دستوریہ کو آئین سازی کے مکمل اختیارات دیئے گئے تھے لیکن اس اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے۔ برخاست کرنے یا اسے توڑنے کا اختیار گورنر جنرل کے پاس ہی رہا۔ اس سلسلہ میں قانون آزادیٔ ہند کی دفعہ ۵ کو کافی سمجھا گیا۔ کیونکہ عجلت میں زیادہ مفصل قانون بنانا ممکن نہیں تھا۔

چیف جسٹس:۔ "قانون آزادی وضع کرنے والوں کو علم نہیں تھا۔ کہ یہاں ایسے لوگ ہیں۔ جو سات سال میں بھی آئین نہیں بنائیں گے۔ اب حالت یہ ہے کہ آئینی مشینری ٹوٹ چکی ہے۔ اور ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ یہ لوگ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترامیم کر کے آئین بنا سکتے تھے۔ لیکن یہ فقیدالمثال آئین بنانے کی فکر میں رہے۔ اور حالت یہاں تک پہنچ گئی۔ قانون آزادی میں اسمبلی کو توڑنے اور نئے انتخابات کا ارادۃً ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ خیال یہ تھا۔ کہ یہ لوگ خود آئین بنا کر اپنا کام چلائیں گے۔

ایڈووکیٹ جنرل:۔ جناب والا قانون آزادی میں اسمبلی توڑنے کا اختیار موجود ہے۔

چیف جسٹس:۔ یہ شرمناک بات ہے۔ کہ جن لوگوں کو آئین سازی کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ وہ سات سال میں یہ کام مکمل نہیں کر سکے۔ یہاں آئینی مشینری ٹوٹ جائے۔ تو نتیجہ انقلاب و خونریزی بھی ہو سکتا ہے۔ اور فوجی حکومت کے قیام کا بھی جواز پیدا ہوتا ہے۔

ایڈووکیٹ جنرل:۔ جناب والا! یہ واقعی ہمارے لئے شرمناک بات ہے۔ ہندوستان میں دو سال میں آئین بن گیا تھا۔ تاہم قانون آزادی کی دفعہ ۵ میں اس مسئلہ کا حل موجود ہے۔ اور گورنر جنرل نے اس دفعہ کے تحت اقدام کیا ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ نے اپنا کنٹرول ختم کر کے اختیارات گورنر جنرل کے سپرد کر دیئے تھے۔ (بحوالہ نوائے وقت)